2 حقیقی شعبہ

مالی سال 2020ء کے ابتدائی آٹھ ماہ کے اختتام پر اقتصادی استحکام بڑی حد تک حاصل کیا جا چکا تھا اور معاشی سرگرمیوں کی بحالی کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھیں، تاہم اس عمل کو کورونا وائرس کے پھیلاؤ اور اس کے بعد پورے ملک میں ہونے والے لاک ڈاؤن نے روک دیا۔ اشیا سازی، ٹرانسپورٹ اور تجارت کے شعبوں کو غیر معمولی نقصانات کا سامناکرنا پڑا کیونکہ حکومت نے وبا کا پھیلاؤ روکنے کے لیے تحدیدی اقدامات سخت کردیے۔ زراعت کا شعبہ کسی حد تک محفوظ رہا کیونکہ تعطل نمودار ہونے سے پہلے ہی بیشتر اہم فصلیں کاٹ لی گئی تھیں۔ مارچ 2020ء تک دستیاب معلومات، اور چوتھی سہ ماہی کے دوران اجناس کی پیداوار اور خدمات کے شعبوں کو پہنچنے والے نقصانات کے عبوری تجزیے کی بنیاد پر مالی سال 2020ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں 0.4 فیصد سکڑاؤ کا تخمینہ ہے۔

2.1 جی ڈی پی کی نمو

مالی سال 2020ء کے حقیقی جی ڈی پی کی حالیہ نمو کو اس طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ مالی سال 52ء سے اب تک 68 برسوں میں پاکستان میں پہلی بار حقیقی جی ڈی پی میں منفی نمو ہوگی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں وسیع البنیاد ابتری آنے کی بنا پر صنعتی شعبے میں گراوٹ گذشتہ سال سے گہری ہونے کی توقع ہے۔ ٹیکسٹائل اور خوراک جیسے جسیم شعبوں کا تحرک اس وقت ٹوٹ گیااور منفی بھی ہوگیاجب مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی کے ختم ہوتے ہوتے کورونا کی وجہ سے لاک ڈاؤن نافذ ہونے اور نقل و حرکت پر پابندی کی بنا پر رسدی زنجیر متاثر ہوئی (**جدول 2.1**)۔ مالی سال 2020ء کے

جدول 2.1: جی ڈی پی اور اس کے اجزا

نمو فیصد میں

	م س 19ء	م س 20ء ہ	م س 20ء ع
زراعت	**0.6**	**3.5**	**2.7**
اہم فصلیں	-7.7	4.6	2.9
گلہ بانی	3.8	3.7	2.6
صنعت	**-2.3**	**2.3**	**-2.6**
کان کنی اور کوہ کنی	-3.2	2.0	-8.8
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	-2.6	1.3	-7.8
بجلی کی پیداوار اور تقسیم	14.5	1.5	17.7
تعمیرات	-16.8	1.5	8.1
	3.8	**4.8**	**-0.6**
خدمات	1.1	3.9	-3.4
تھوک فروشی اور خردہ تجارت	4.6	3.5	-7.1
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات	5.0	6.5	0.8
مالیات اور بیمہ	5.2	5.7	3.9
جی ڈی پی	**1.9**	**4.0**	**-0.4**
یادداشتی اجزا			
سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب	15.6	15.8	15.4

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، منصوبہ بندی کمیشن آف پاکستان

آغاز ہی سے گاڑیوں کی تیاری اور پیٹرولیم کے شعبوں کی پیداوار میں کمی کے رجحان کی بنا پر بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو میں جو کمی جاری تھی حالیہ واقعات نے اسے مزید بڑھا دیا۔

کورونا وائرس کی بنا پر ہونے والے لاک ڈاؤن سے نقل و حرکت محدود ہو کر رہ گئی جس سے ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات اور تھوک اور خردہ تجارت میں، جو خدمات میں دو اہم ترین زمرے ہیں، بڑی کمی واقع ہوئی اور ان دونوں میں ایک سال قبل کی نسبت سکڑاؤ آنے کا تخمینہ ہے۔ مالیات اور بیمہ میں بھی قابلِ ذکر سست روی آنے کی توقع ہے جس کا اہم سبب کاروباری سرگرمیوں پر وبا کے اثرات اور صارف اور سرمایہ کار کے اعتماد میں رونما ہونے والی تخفیف ہے۔

زراعت میں، گندم کی پیداوار میں ایک سال قبل کی نسبت 2.5 فیصد، چاول میں 2.9 فیصد اور مکئی میں 6.0 فیصد اضافے سے اہم فصلوں میں مجموعی طور پر مثبت نتیجہ سامنے آنا چاہیے۔ اس سے قطع نظر، کپاس میں 6.9 فیصد اور گنے کی پیداوار میں 0.4 فیصد کمی کی توقع ہے۔ جہاں تک چھوٹی فصلوں کا تعلق ہے تو دالوں، روغنی بیجوں اور سبزیوں کی بلند پیداوار سے اس زمرے میں 4.6 فیصد نمو ہونی چاہیے۔ دریں اثنا، کورونا وائرس کی وجہ سے رسد میں پڑنے والے تعطل سے گلہ بانی کے شعبے کی کارکردگی میں بھی سست روی متوقع ہے۔

2.2 زراعت

م س 20 ء میں زرعی نمو کے لیے ہدف مقرر کرتے وقت حکومت نے اپنی امیدیں اہم فصلوں کی بہتر پیداوار سے وابستہ کر لی تھیں۔ اگرچہ یہ اہم فصلیں متوقع طور پر م س 20 ء کا ہدف پورا نہ کرسکیں گی تاہم انہوں نے گذشتہ سال کی نسبت تبدیلی ظاہر کی۔

خریف کے سیزن میں کپاس کی فصل کو کیڑوں کے حملوں اور بے وقت کی بارشوں نے نقصان پہنچایا چنانچہ کپاس کی پیداوار 12.7 ملین گانٹھ کے ہدف کے مقابلے میں 9.2 ملین گانٹھ تک رہی۔ کاشتکاروں نے دراصل گذشتہ برسوں میں تاخیر سے رقم ملنے کی بنا پر گنے کا زیرِ کاشت رقبہ کم کر لیا تھا چنانچہ گنے کی پیداوار 66.9 ملین ٹن رہی جو اس کے سالانہ ہدف سے تقریباً 1.0 ملین ٹن کم ہے۔

بعد ازاں ربیع کے سیزن کے دوران گندم کی پیداوار بمپر فصل نہ لاسکی حالانکہ زیرِ کاشت رقبہ بڑھنے کی بنا پر اس کی امید کی جارہی تھی۔ بمپر فصل نہ ہونے کی بنیادی وجہ کٹائی کے موقع پر شدید بارشیں اور ناسازگار درجہ حرارت تھا۔ عبوری تخمینوں کے مطابق گندم کی پیداوار 24.9 ملین ٹن رہے گی جبکہ سالانہ ہدف 27 ملین ٹن کا تھا۔

خام مال

زرعی قرضے کے اجرا میں اضافہ ہوا، م س 20 ء کی تیسری سہ ماہی اور جولائی تا مارچ م س 20 ء کے دوران زرعی قرضے کے اجرا میں بالترتیب 20ارب روپے اور 107.2 ارب روپے اضافہ ہوا (**جدول2.2**)۔ باغبانی کے شعبے میں، فصلوں کے مقابلے میں پیداواری قرضوں میں اضافے کا سبب کارپوریٹ فارمنگ ہے۔ اس رجحان میں اضافے سے پتہ چلتا ہے کہ اجتماعی کاشت کاری اور باغبانی میں لوگوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے، جس کا مزید اظہار اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ باغوں کی ترقی کے لیے قرضہ لینے کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے اور زرعی مشینری پر اخراجات اس میں شامل ہوتے ہیں۔ دریں اثنا، رواں سال کے دوران ٹریکٹروں کی خریداری کے لیے قرضے کا حصول م س 19 ء کے مقابلے میں پست رہا، جو بلند نمو کے چند سال کے بعد معمول کی سست روی کو اجاگر کرتا ہے خصوصاً زرِ اعانت کی عدم موجودگی میں۔ باغبانی سے ہٹ کر شعبوں کو دیکھا جائے تو سب سے حوصلہ افزا پیش رفت مرغبانی میں بڑھتی ہوئی معینہ سرمایہ کاری ہے۔ تاہم منفی پہلو یہ ہے کہ گلہ بانی /ڈیری کے زمرے کو قرضے کا اجرا سست رہا۔

جدول 2.2: زرعی قرضے کی تقسیم

ارب روپے

	سہ 3		جولائی تامارچ	
	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء
شعبہ باغبانی*				
الف۔ پیداوار	137.3	151.5	368.3	430.9
تمام فصلیں	58.6	52.9	169.2	163.7
کارپوریٹ فارمنگ	41.4	51	117.3	134.7
دیگر	37.3	47.6	81.8	132.5
ب۔ ترقیات**	6.3	6.2	23.8	28.7
ٹریکٹر	1.0	0.6	3.2	2.1
دیگر	5.3	5.6	20.6	26.6
ج۔ مجموعی باغبانی (الف+ب)	*143.6*	*157.7*	*392.1*	*459.6*
غیر باغبانی شعبہ				
د۔ جاری سرمایہ	127	129.6	392.2	420.9
گلہ بانی/ڈیری	62.5	75.1	195.1	223.9
مرغبانی	35.8	44.6	97.3	165
دیگر	28.7	9.9	99.8	32.0
ہ۔ معینہ سرمایہ کاری	7.1	10.5	20.7	31.7
گلہ بانی/ڈیری	5.2	2.7	15.5	12.8
مرغبانی	1.0	6.1	2.2	12.9
دیگر	0.9	1.7	3.0	6.0
و۔ مجموعی غیر باغبانی شعبہ (د+ہ)	*134.1*	*140.1*	*412.9*	*452.6*
مجموعی زراعت (ج+و)	**277.7**	**297.8**	**804.9**	**912.2**

*پیداواری قرضے خام مال مثلاً بیج خریدنے کے لیے ہوتے ہیں

**ترقیاتی قرضے ٹریکٹر، ٹیوب ویل اور مشینری کے لیے ہوتے ہیں

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 2.1الف: ربیع کے دوران یوریا(اکتوبر تا مارچ)

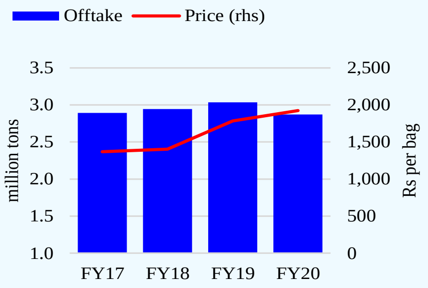

Data source: National Fertilizer Development Center

شکل 2.1ب: ربیع کے دوران ڈی اے پی(اکتوبر تا مارچ)

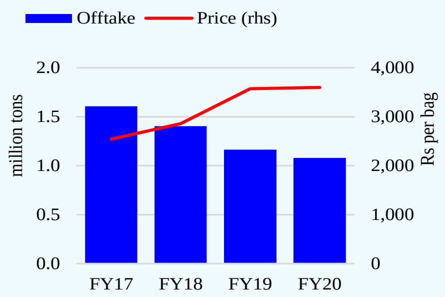

کھاد پر نظر ڈالی جائے تو ربیع کے سیزن کے دوران (اکتوبر تا مارچ م س 20ء)یوریا کا استعمال گذشتہ چند برسوں کی سطح کے مساوی ہی رہا (**شکل 2.1**)۔ تاہم ڈی اے پی کے نتائج غیر تسلی بخش رہے۔ اگرچہ ڈی اے پی کے نرخ اس عرصے کے دوران صرف واجبی سے بڑھے (اور یوریا کے مقابلے میں زیادہ سست روی سے بڑھے) تاہم اس کا استعمال گذشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت کم رہا۔ نسبتاً مہنگی ڈی اے پی اور یوریا کے درمیان قیمت کا تفرق ہی فیصلہ کن عامل ہے، اور مستقبل میں یہ عامل کسی حد تک دور ہو سکتا ہے کیونکہ زرعی شعبے کے لیے مئی 2020 ء میں اعلان کردہ سرکاری پیکیج میں ڈی اے پی کے لیے بلند زرِ اعانت شامل ہے۔

ربیع،م س 20 ء سیزن، گندم

زیرِ جائزہ عرصے کے دوران گندم کا زیرِ کاشت رقبہ (8.8ملین ہیکٹر) گذشتہ سال ربیع کے سیزن کے (8.7ملین ہیکٹر کے) مقابلے میں واجبی سا زیادہ تھا۔ م س 19ء کے مقابلے میں خام مال کی بہتر صورتِ حال اور بوائی کے آغاز پر سازگار درجہ حرارت کے پیشِ نظر گندم کی فصل کا ابتدائی منظر نامہ بڑی حد تک دل خوش کن تھا۔

تاہم مارچ تا مئی عرصے میں شدید بارشوں، اور اس کے ساتھ کٹائی کے وقت ناسازگار پست درجہ حرارت اور کھاد میں درکار اہم اجزا کا ضرورت سے کم استعمال پیشِ نظر رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ گندم کی یافت مقررہ ہدف سے پست رہے گی۔ ابتدائی تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ گندم کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلے میں صرف 2.5 فیصد بڑھ کر م س 20ء کے دوران 24.9 ملین ٹن رہے گی۔

گندم کی فصل متوقع طور پر اپنا سالانہ ہدف پورا نہیں کرسکے گی تاہم یہ پیداوار ملکی استعمال کے لیے کافی ثابت ہوسکتی ہے۔ وسیع تناظر میں، خاص طور پر گندم کی فصل کے لیے اور عمومی طور پر غذائی تحفظ کے لیے نسبتاً بڑا خطرہ ٹڈی دل کا حملہ ہے، یہ وہ خطرہ ہے جو کچھ عرصے سے افق پر منڈلا رہا تھا (**باکس 2.1**)۔

باکس: پاکستان میں ٹڈی دَل کے حملوں سے خطرات

ٹڈی بظاہر عام سے گراس ہاپر کی طرح کا کیڑا معلوم ہوتا ہے تاہم یہ اپنی آبادی بڑھاکر دَل بنانے کے لیے مشہور ہے۔ ریگستانی ٹڈی خاص طور پر دَل بنالیتی ہے جو ارد گرد کے علاقوں میں پھیل جاتے ہیں اور زرعی اراضی کو اپنی غیر مختتم بھوک سے برباد کردیتے ہیں۔ صورتِ حال اس وقت بدتر ہوسکتی ہے جب ریگستانی ٹڈی طاعون کا سبب بن جائے اور دنیا کی دس فیصد تک آبادی پر اس کے ممکنہ اثرات مرتب ہوجائیں۔

پاکستان اس سے قبل ریگستانی ٹڈی کی آفت پر قابو پا چکا ہے۔ قومی غذائی تحفظ و تحقیق کی وزارت کے محکمہ پلانٹ پروٹیکشن (ڈی پی پی، جو پاکستان میں ریگستانی ٹڈی کے خطرے سے نمٹنے کا سربراہ ادارہ ہے) نے 2019ء میں 932,580 ہیکٹر رقبے کا سروے کیا، تین صوبوں میں 300,595 ہیکٹر میں کام کیا، اور کنٹرول آپریشنز کے دوران 150,839 لٹر کیڑے مار دواؤں کا چھڑکاؤ کیا۔

جدول 2.1.1: ٹڈی دَل پر قابو پانے کے لیے آپریشنز 2020ء میں ٹریٹ کیا گیا رقبہ

ہیکٹر میں

	جنوری	فروری*	مارچ**	اپریل	جنوری تا اپریل
ایتھوپیا	22,550	50,350	51,633	99,948	224,481
پاکستان	**62,295**	**8,299**	**27,675**	**50,289**	**148,558**
ایران	2,041	2,617	39,676	98,658	142,992
سعودی عرب	44,311	22,645	10,390	29,868	107,214
کینیا	20,000	15,278	38,378	14,637	88,293
بھارت	61,178	11,420	--	1,970	74,568
اریٹیریا	15,068	12,153	5,640	--	32,861
سوڈان	18,714	5,050	870	--	24,634
یمن	15,465	1,475	3,190	--	20,130
صومالیہ	15,000	1,053	159	600	16,812
دس سرفہرست ملک	276,622	130,340	177,611	295,970	880,543
جنوری تا اپریل	3,585	5,838	3,927	6,302	19,652
دیگر	**280,207**	**136,178**	**181,538**	**302,272**	**900,195**

*ایتھوپیا اور کینیا کے فروری 2020ء کے اعداد و شمار نظر ثانی شدہ ہیں

**ایتھوپیا اور کینیا کے مارچ 2020ء کے اعداد و شمار نظر ثانی شدہ ہیں

ماخذ: ایف اے او ڈیزرٹ لوکسٹ بلیٹن

ان کوششوں کے باوجود م س 20ء کی دوسری ششماہی میں ریگستانی ٹڈی کا زیادہ شدید خطرہ سامنے آیا جب افریقہ میں بننے والے نئے دلوں نے مشرق کی طرف سفر جاری رکھا۔ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مئی 2020ء کے اواخر تک ٹڈی دل سے 61 اضلاع پہلے ہی متاثر ہوچکے ہیں، بدترین متاثر صوبہ بلوچستان ہے۔ فصلوں کو پہنچنے والے نقصان کی مقدار کا تفصیلی تخمینہ ابھی تک نہیں لگایا گیا ہے تاہم پاکستان اقتصادی سروے 2019-20ء کے ابتدائی تخمینے کے مطابق 115,000 ہیکٹر رقبے پر فصلیں (بشمول گندم، روغنی بیج، کپاس، چنا، پھل اور سبزیاں) متاثر ہوئی ہیں۔

اگر کنٹرول آپریشنز مؤثر نہ ہوئے ہوتے تو آنے والے نتائج اس سے بھی شدید ہو سکتے تھے جیسا کہ فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن (ایف اے او) کی جانب سے تخمین کیے گئے ممکنہ طور پر بدترین منظر ناموں سے ظاہر ہوتا ہے:

پہلا منظر نامہ: صرف گندم، چنا اور آلو کی پیداوار کو 15 فیصد نقصان۔ زراعت کو ٹڈی دل سے پہنچنے والے نقصانات کا تخمینہ: 205 ارب روپے

دوسرا منظر نامہ: 25 فیصد نقصان۔ ممکنہ نقصانات (الف) ربیع کی فصلوں کو 353 ارب روپے، اور (ب) خریف کی فصلوں کو: 464 ارب روپے۔

اس پیش رفت سے آگاہ رہتے ہوئے پاکستان نے 31 جنوری 2020ء کو ٹڈی کے سلسلے میں ملکی ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا، اور خطرے کو کم کرنے کی کوششوں میں نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، زراعت کے صوبائی محکموں، اور مسلح افواج کو ڈی پی پی کے ساتھ اشتراک کرنے کو کہا۔ پاکستان میں ریگستانی ٹڈی کی نگرانی اور کنٹرول کے لیے ایک قومی ایکشن پلان تیاری کے مرحلے میں ہے جس کے تین مراحل ہیں: پہلا مرحلہ جنوری تا جون 2020ء، دوسرا مرحلہ جولائی تا دسمبر 2020ء، اور تیسرا مرحلہ جنوری تا جون 2021ء۔

پہلے مرحلے میں ملک نے اس خطرے پر قابو پانے کے لیے پہلے ہی متعدد اقدامات کر لیے ہیں جیسے زد پذیر سمجھے جانے والے علاقے کے وسیع حصے کی ٹریٹمنٹ (**جدول 2.1.1**)۔ اس کے علاوہ محکمہ پلانٹ پروٹیکشن ٹڈیوں کے خطرے پر قابو پانے میں مدد کے لیے تکنیکی ماہرین کے ایک بڑے گروپ کی خدمات ہنگامی بنیاد پر حاصل کر رہا ہے، جبکہ کنٹرول آپریشنز بڑھانے کے لیے مائکرون ایر اسپرے بھی حاصل کیے جا رہے ہیں۔

ماخذ: ایف اے او، ایم این ایف ایس آر، اور نیشنل جیو گرافک۔

زراعت کے لیے حالیہ اقتصادی اقدامات

شعبہ زراعت کی اہمیت ان اسباب کی بنا پر ظاہر و باہر ہے: (i) یہ قومی غذائی تحفظ کے حصول کا ذریعہ ہے، (ii) ملازمت کے مواقع، اور (iii) متعلقہ صنعتوں کے لیے خام مال کی فراہمی۔ چنانچہ کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے 14 مئی 2020ء کو شعبہ زراعت کے لیے 50 ارب روپے کے پیکیج کی منظوری دی جو کورونا وائرس کے اثرات کم کرنے کی خاطر حکومت کے 1.24 ٹریلین روپے کے وسیع تر پیکیج کا حصہ ہے۔ اس پیش رفت سے امید ہے کہ خریف کے 21-2020ء سیزن کے لیے امکانات روشن ہوں گے۔

شکل 2.2: زرعی پیکیج میں مختص رقم(ارب روپے)

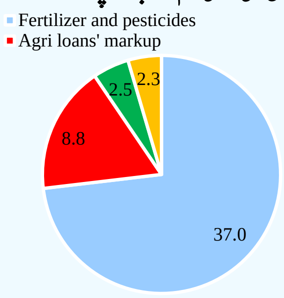

Data source: Economic Coordination Committee meeting - May 13, 2020

مذکورہ پیکیج کے تحت کاشت کاروں کو کھاد کی خریداری پر 37ارب روپے کی زرِ اعانت دی جائے گی (**شکل 2.2**)۔ ڈی اے پی اور دیگر کھادوں پر 925روپے فی بیگ زرِ اعانت دی جائے گی جبکہ یوریا اور نائٹروجن سے بننے والی دیگر کھادوں کے لیے 243روپے فی بیگ مختص کیے گئے ہیں۔ اس اقدام سے امکان ہے کہ خریف سیزن میں کھاد کا استعمال بڑھ جائے گا اور زیادہ مہنگی ڈی اے پی بھی نسبتاً زیادہ استعمال کی جائے گی۔

مزید بر آں، مقامی طور پر تیار ہونے والے ہلکے ٹریکٹروں کے سیلز ٹیکس پر ایک سال کے لیے 2.5ارب روپے کی زرِ اعانت کا اعلان کیا گیا ہے۔ رواں مالی سال جولائی تا مارچ ٹریکٹروں کی فروخت پست رہی تھی اور ٹریکٹروں کی خریداری کے لیے زرعی قرضے کا حصول بھی گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال مساوی عرصے کے دوران کم رہا تھا چنانچہ اس زرِ اعانت سے طلب بحال ہونے کی امید ہے۔ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے زرعی قرضوں پر سود میں کمی کے لیے 8.8ارب روپے بھی مختص کیے جبکہ کپاس کے بیجوں پر 2.3ارب روپے زر اعانت کی غرض سے مختص کیے۔ ان اقدامات سے خام مال کی دستیابی بہتر ہوگی اور آخر کار خریف کے دوران فصلوں کی یافت کا منظر نامہ بہتر ہوگا۔[1]

2.3 صنعت

سکڑاؤ کی ضرورت پر مبنی مالیاتی اور زری پالیسیوں اور مارکیٹ پر مبنی شرحِ مبادلہ کا نظام اپنانے کے نتیجے میں م س 19ء سے معیشت میں اضافی طلب پست ہوئی۔ تاہم ایسا کرنے سے صنعتی شعبے کی نمو پر منفی اثر پڑا۔

اس سے قطع نظر، استحکامی مرحلے کے بعد م س 20ء کے دوران صنعت کی بحالی کے چند حوصلہ افزا اشارے ظاہر ہونا شروع ہو گئے تھے۔ خاص طور پر م س 20ء کی تیسری سہ ماہی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے لیے نسبتاً مثبت امکانات کے ساتھ شروع ہوئی۔ اس امید پرستی کا ایک سبب بر آمدی نوعیت کے شعبوں خاص طور پر ٹیکسٹائل اور چمڑے کی کارکردگی تھی جس میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ اس

[1] زرعی اقتصادی پیکیج کے خریف پر اثرات اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ م س 20ء میں زیرِ بحث لائے جائیں گے، جب زیرِ کاشت رقبے کے اعداد و شمار اور خام مال کی صورتِ حال علم میں آئے گی۔

پیش رفت سے م س 20ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران سیمنٹ اور غذائی شعبے کے لیے بحالی میں مدد ملی جس کا رجحان م س 20ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران منفی رہنے کے بعد دوسری سہ ماہی میں مثبت ہو گیا (**جدول 2.3**)۔

جدول 2.3: بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو

فیصد

	وزن	سہ 1		سہ 2		سہ 3		جولائی تا مارچ	
		م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	70.3	-0.5	-5.7	-2.9	0.0	-4.8	-9.7	-2.9	-5.4
ٹیکسٹائل	20.9	-0.2	0.2	-0.3	0.5	-0.1	-8.4	-0.2	-2.6
سوتی دھاگہ	13	0.0	0.2	0.0	0.0	0.0	-9.0	0.0	-3.0
سوتی کپڑا	7.2	0.1	0.1	0.2	0.3	0.0	-8.8	0.1	-2.8
پٹ سن مصنوعات	0.3	-8.1	-14.8	-8.0	3.5	-24.8	37.6	-14.1	8.2
غذائی	12.4	1.9	-8.8	-7.6	15.4	-4.7	-7.8	-4.1	-2.3
شکر	3.5	-	-	-37.2	97.1	-8.9	-14.3	-13.3	-1.7
سگریٹ	2.1	4.4	-34.5	9.1	-24.3	8.0	-35.2	7.2	-31.5
نباتی گھی	1.1	4.1	2.0	-0.7	8.3	1.8	6.4	1.7	5.5
خوردنی تیل	2.2	6.9	0.2	-3.8	13.9	3.9	14.0	2.2	9.4
مشروبات	0.9	-6.7	-13.5	8.1	-9.5	-4.4	-11.4	-2.4	-11.8
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	-5.4	-14.5	-4.4	-5.9	-8.1	-31.8	-6.0	-17.5
فولاد	5.4	-2.9	-17.0	-12.4	-6.8	-18.0	2.0	-11.0	-8.0
غیر دھاتی معدنیات	5.4	0.1	-0.9	-2.3	6.3	-11.7	-0.4	-4.9	1.8
سیمنٹ	5.3	0.1	-1.4	-3.0	6.3	-12.4	-0.1	-5.4	1.7
گاڑیاں	4.6	-1.2	-33.8	-6.4	-39.0	-14.6	-36.9	-7.6	-36.5
جیپ اور کاریں	2.8	4.7	-38.6	-0.2	-54.6	-4.5	-50.4	-0.1	-47.7
کھاد	4.4	-4.8	15.9	19.2	-5.1	0.2	7.9	4.5	5.8
دواسازی	3.6	-4.8	-11.9	-14.6	-0.7	-5.1	-3.9	-8.4	-5.4
کاغذ	2.3	3.9	-1.3	-7.5	16.0	-3.3	-1.4	-2.5	4.2
برقی مصنوعات	2	16.9	11.0	23.1	-6.1	14.3	-36.8	17.7	-13.5
کیمیکلز	1.7	-6.7	-8.9	0.3	-0.4	-4.8	2.6	-3.8	-2.3
کاسٹک سوڈا	0.4	17.2	-21.4	-5.3	-7.4	-20.9	-4.5	-4.7	-11.5
چمڑے کی مصنوعات	0.9	0.5	6.3	-4.1	16.0	8.2	-6.5	1.5	5.0

* شکر سازی کی پیداوار سیزن میں ہوتی ہے۔ پہلی سہ ماہی میں کوئی پیداوار نہیں ہوئی اس لیے نمو بھی نہیں۔ یہ سرگرمی عام طور پر دوسری سہ ماہی کے دوران شروع ہوتی ہے۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

تاہم مارچ 20ء کے اواخر میں حکومت نے کورونا وائرس کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے لاک ڈاؤن نافذ کیا تو پورے پاکستان میں اشیاسازی کی سرگرمیاں رک گئیں، شہری علاقوں میں واقع اور لیبر سے چلنے والی صنعتیں خاص طور پر متاثر ہوئیں۔ اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے کی اشیا

سازی کی مجموعی نمو میں کمی پھر سے نمایاں ہوگئی جو ملکی طلب میں مزید بگاڑ، رسدی زنجیر میں تعطل، اور برآمدات گرنے کے ایک مختصر عرصے میں رک گئی تھی۔ چنانچہ م س 20ء کی تیسری سہ ماہی کے بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے نتائج پر منفی اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

شکل 2.3: بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اشاریہ نمو میں بڑی صنعتوں کا حصہ (سال بسال)

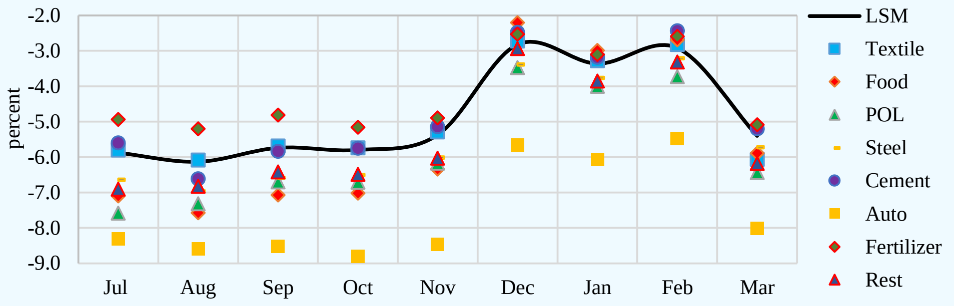

Points below the LSM line indicate negative contribution; distance from LSM line represents magnitude of contribution to LSM growth. For instance in March 2020, the automobile sector -represented by yellow squared dots in the figure- indicates negative contribution to LSM growth since it is below the black LSM line. The distance between the LSM line (-5.4 percent) and automobile yellow dot (-8.0 percent) indicates that auto sector contributed -2.6 percent in LSM growth.

بڑے پیمانے کی اشیاسازی

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کا شعبہ فروری م س 20ء تک معمولی بحالی کے اشارے دینے لگا تھا کیونکہ منفی نمو کی شرحیں ماہ بماہ کم ہوتی جا رہی تھیں۔ تاہم لاک ڈاؤن کے نتیجے میں اشیاسازی کی سرگرمیاں بری طرح متاثر ہوگئیں۔ اگرچہ م س 20ء کی تیسری سہ ماہی کے یہ دس دن تناسب کے لحاظ سے بہت چھوٹا سا حصہ ہیں تاہم اُن کے اثرات خاصے بڑے نکلے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ بحالی کی ابتدائی علامات معکوس ہوگئیں۔ مارچ م س 20ء میں تقریباً تمام ہی صنعتیں سکڑاؤ سے متاثر ہوئیں۔ چنانچہ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو جنوری اور فروری 20ء میں بہتری کے کچھ آثار دکھانے کے بعد مارچ میں تیزی سے گر کر سال بسال منفی 5.4 فیصد تک چلی گئی۔ یہ نمو فروری م س 20ء میں مثبت نمو ظاہر کرنے کے بعد ماہ بماہ بنیاد پر بھی مارچ م س 20ء میں منفی ہوگئی (**شکل 2.3**)۔

چونکہ مارکیٹ کی بنیاد پر شرحِ مبادلہ کے نظام سے مسابقت بحال ہوئی چنانچہ برآمدی نوعیت کی صنعتوں نے بھی جولائی تا فروری م س 20ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو بہتر بنانے میں ایک کردار ادا کیا۔ ٹیکسٹائل کے شعبے نے، جسے بلند برآمدی آرڈرز سے مہمیز ملی، اس عرصے کے دوران 0.4 فیصد کی مثبت نمو حاصل کی۔ یہ پیش رفت ٹیکسٹائل کی برآمدات کے رجحان سے خاصا ہم آہنگ ہے

جو جولائی تا فروری م س 20ء کے دوران 1.4 فیصد سے بڑھ کر 5.3 فیصد ہو گئی جس کی بنیادی وجہ ملبوسات کا زمرہ ہے[2] جیسا کہ گذشتہ رپوٹوں میں بھی اجاگر کیا گیا، دو طرح کی شرح نمو میں عدم تعلق کا سبب یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی سرگرمی کے اشاریے میں ملبوسات کے شعبے کا محدود احاطہ کیا جاتا ہے۔

خردہ شعبے کی بندش نے چونکہ ملکی صَرف کو بری طرح متاثر کیا اس لیے ٹیکسٹائل درآمد کرنے والے اہم ملکوں میں لاک ڈاؤن نے بھی اس سلسلے میں کچھ دباؤ ڈالا۔ اس کے نتیجے میں ٹیکسٹائل شعبے کی نمو مارچ م س 20ء میں منفی ہو گئی۔ ٹیکسٹائل کی طرح چمڑے کی صنعت میں بھی بحالی سست پڑ گئی کیونکہ ملک میں لاک ڈاؤن شروع ہونے پر چمڑے کی اشیا سازی کی سرگرمیاں رک گئیں جبکہ دنیا کے بہت سے ملکوں میں لاک ڈاؤن کے نفاذ سے عالمی طلب بھی پست ہو گئی۔ پاکستان کو جو فوائد برآمدی مسابقت اور چین میں ابتدائی لاک ڈاؤن کی بنا پر برآمدی آرڈر بڑھنے سے حاصل ہوئے تھے وہ مارچ م س 20ء میں ختم ہو گئے۔ چنانچہ چمڑے کے شعبے میں پیداواری سرگرمیاں مارچ م س 20ء میں ماہ بماہ 30.1 فیصد سکڑ گئیں۔

شکل 2.4: فولاد کی صنعت کی نمو

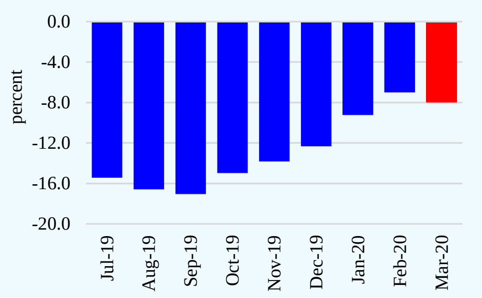

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

جولائی تا فروری م س 20ء کے دوران سیمنٹ کی صنعت بھی بحال ہو رہی تھی۔ اس عرصے کے دوران سیمنٹ کی ترسیل میں 10 فیصد اضافہ ہوا جبکہ م س 19ء میں اس عرصے کے دوران کوئی اضافہ نہیں ہوا تھا۔ شمال میں ملکی فروخت کا حجم بڑھ گیا جبکہ جنوب میں برآمدی اسباب سے نمو ہوئی جس سے سیمنٹ کی صنعت اپنی بحالی کے راستے پر چل پڑی۔ تاہم مارچ م س 20ء کے دوران مذکورہ ترسیل میں 14.3 فیصد کمی آگئی، تاہم بحیثیت مجموعی اس شعبے کو جولائی تا مارچ م س 20ء کے دوران نمو ملی اور حال میں تعمیراتی صنعت کے لیے اعلان کردہ ترغیباتی پیکیج کے پیشِ نظر کچھ بحالی متوقع ہے۔ اسی طرح فولاد کی صنعت کی کارکردگی بھی جو واجبی سی بحالی دکھانے میں کامیاب رہی تھی، مارچ م س 20ء میں معکوس ہو گئی (**شکل 2.4**)۔

[2] برآمدی نمو کو اور اس بنا پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو مدد دینے والا ایک اور عامل یہ تھا کہ چین میں کورونا وائرس اور نتیجتاً لاک ڈاؤن پہلے شروع ہو گیا۔ یورپی یونین اور امریکہ کی طرف سے چین سے برآمدی آرڈر منسوخ ہونے کا پاکستان جیسے ملکوں کا قلیل مدت کے لیے فائدہ ہوا۔ چنانچہ برآمدی طلب کے نتیجے میں ملبوسات کی تیاری میں سرگرمی تیزی سے بڑھ گئی (دیکھیے **باب 5**)۔

تاہم اشیا سازی کی چند اہم صنعتیں سخت پابندیوں سے بچی رہیں، جیسے غذائی اور دوا سازی کی صنعتیں۔ نیز، کھاد کا شعبہ لاک ڈاؤن کی صورتِ حال سے کافی حد تک بچا رہا جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کے پیداواری پلانٹ دیہی علاقوں میں واقع ہیں اور ان میں بلند سطح کا خودکار نظام موجود ہے۔ دریں اثنا، م س 20ء کے لیے شکر کی صنعت کا پیداواری دورانیہ کورونا کی وبا پھوٹنے سے پہلے ختم ہوگیا۔

شکل 2.5 الف: یوریا کی مجموعی پیداوار- بڑی فرمیں

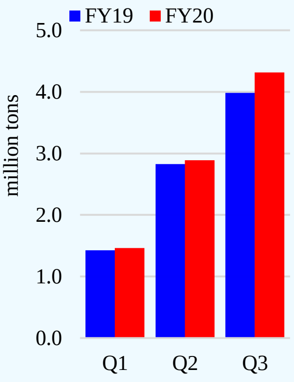

Data source: PBS

شکل 2.5 ب: یوریا کی مجموعی پیداوار- چھوٹی فرمیں

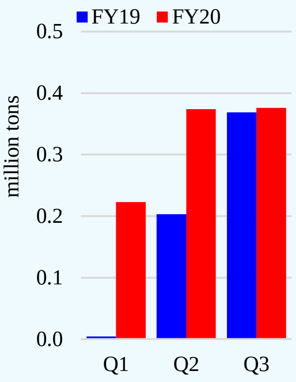

شکل 2.5 ج: دیگر کھادوں کی مجموعی پیداوار

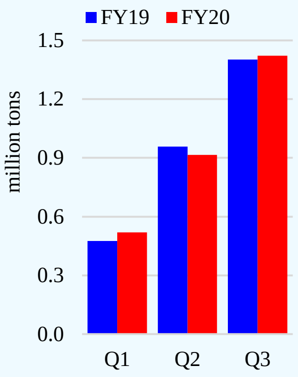

کھاد کی صنعت کی پیداوار میں توسیع جاری رہی۔ م س 20 کی تیسری سہ ماہی میں یوریا بنانے والے بڑے ادارے واضح طور پر حاوی تھے جبکہ چھوٹے کارخانوں کو گیس کی رسد معطل ہونے سے ان کی پیداوار رک گئی (**شکل 2.5**)۔ اس کے علاوہ لاک ڈاؤن کے اقدامات نے زرعی سرگرمی پر نسبتاً کم اثرات ڈالے اور کھاد کی طلب پر معمولی اثر پڑا۔ مارچ اور اپریل 2020ء کے لیے اجزا (nutrients) کے مجموعی استعمال سے یہ بات واضح ہے جو گذشتہ برسوں کے مقابلے میں معمولی سا فرق ظاہر کرتا ہے۔

شکر کی پیداوار بھی لاک ڈاؤن کے اثرات سے بڑی حد تک محفوظ رہی جس کی وجہ اس کی اپنی حرکیات ہیں۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے م س 20ء میں یہ رائے ظاہر کی گئی تھی، شکر کی صنعت خام مال (گنّے) کی محدود دستیابی کی بنا پر م س 20ء کی تیسری سہ ماہی میں پیداوار میں پہلے جیسی بلند رفتاری نہیں لا سکی۔ چنانچہ م س 20ء کے لیے پیداواری سرگرمی کورونا سے منسلک تعطل شروع ہونے سے پہلے ہی خاصی حد تک مکمل ہو چکی تھی۔

تاہم گذشتہ سال کے مقابلے میں ایک فرق یہ ہے کہ بڑے پیمانے کی پِچل کاری کا جو دورانیہ جنوری تا مارچ م س 19ء میں آیا تھا وہ م س 20ء میں بدل کر دسمبر تا فروری ہو گیا۔ پچل کاری کا یہ رجحان بدلنے کے نتیجے میں اساسی اثر کی بنا پر سیزن کی ابتدا ہی میں نمایاں نمو ہوئی (**شکل 2.6**)۔

شکل 2.6: شکر کی پیداوار کا رجحان

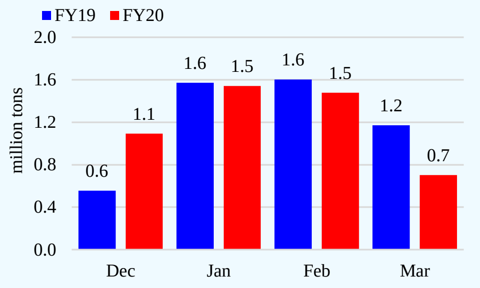

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

صنعتی شعبے کے لیے اقدامات

کورونا وائرس کی وبا کے دوران حقیقی اقتصادی نمو میں تیزی سے کمی کو روکنے کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے حکومت اور خاص طور پر اسٹیٹ بینک نے متعدد ترغیبات کا اعلان کیا تاکہ ملازمتوں کی صورتِ حال پر اس وبا کے منفی اثرات کو کم کیا جائے اور وبا کے بعد کے حالات میں جب لاک ڈاؤن ختم ہو جائے گا تو پیداوار کی بحالی کو سہارا دیا جائے۔ بحالی کا یہ مرحلہ بھی عالمی اقتصادی صورتِ حال پر منحصر ہو گا خاص طور پر اس بات پر کہ گریٹ لاک ڈاؤن کا دائرہ اور دورانیہ کتنا ہو گا۔ اسٹیٹ بینک کے اِن اقدامات کے اثرات کا تجزیہ اگلی رپورٹوں میں اُس وقت پیش کیا جائے گا جب قرضے کی ان اسکیموں کے استعمال اور اقدامات کے بارے میں اعداد و شمار دستیاب ہو جائیں گے۔

حکومت نے نمو کی بحالی کے لیے تعمیراتی شعبے کو متعدد ترغیبات دیں۔ مثال کے طور پر تعمیرات کو صنعت کا درجہ دینا، جائیداد کی قیمتوں کی ری ویلیوایشن، کیپٹل گین ٹیکس کو معقول بنانا، اور متعدد ٹیکس ترغیبات جیسے سیلز ٹیکس اور ود ہولڈنگ ٹیکس سے استثنیٰ،[3] بلڈرز اور ڈیولپرز کے لیے ٹیکسوں کی پست شرحیں، منصوبے کی منظوری کے وقت میں کمی، ہاؤسنگ/مارگیج فنانسنگ کے لیے زرِاعانت وغیرہ۔ توقع ہے، ان اقدامات کا نتیجہ تعمیراتی صنعت کی حقیقی سرگرمیوں کی صورت میں تب نکلے گا جب نقل و حرکت پر پابندیاں اٹھالی جائیں گی۔[4]

اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے کورونا وبا کے چیلنج سے نمٹنے میں صنعت کو مدد دینے کے متعدد اقدامات کیے۔ مہنگائی کا منظر نامہ بہتر ہونے کے بعد، مارچ تا جون 2020ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 625 بیسس پوائنٹس کی کمی کی گئی۔ نیز ایسی بہت سی نوماکاری اسکیمیں شروع کی گئیں جن کا مقصد بی ایم آر اور منصوبوں کی توسیع میں سہولت دینا، ملازمتوں کے فروغ میں تعاون کرنا اور ملازمین کی

---

[3] سیمنٹ اور لوہا و فولاد کی صنعت پر ود ہولڈنگ ٹیکس لاگو رہا۔

[4] لاک ڈاؤن سے اب تک یعنی مئی 2020ء تک لوگوں کی نقل و حرکت پر پابندیاں برقرار ہیں، تاہم ان اقدامات کے اثرات اب تک محدود رہے ہیں۔ اس سے قطع نظر، محنت کشوں کی نقل و حرکت اور پبلک ٹرانسپورٹ پر سے پابندیاں اٹھانے کے ساتھ ساتھ تعمیراتی شعبے کے پیکیج سے یہ شعبہ بحال ہو گا۔

چھانٹی کو روکنا، اور صحتِ عامہ کے شعبے کو مستحکم کرنا تھا تاکہ وہ کورونا وبا سے منسلک چیلنجوں سے بہتر طور پر نمٹ سکے۔ اس کے علاوہ متعدد نومالکاری اسکیموں کے تحت قرضے کی اصل رقم کی ادائیگی میں ایک سال کی رعایت دی گئی اور ایس ایم ای اداروں کو قرضے کی حد 125 ملین روپے سے مستقلاً بڑھا کر 180 ملین روپے کر دی گئی۔[5]

جدول 2.4: شعبہ خدمات کی کارکردگی

فیصد

	جی ڈی پی میں حصہ	نمو	
	م س 20ء	م س 19ء	م س 20ء
تھوک فروشی اور خردہ تجارت	18.2	1.1	-3.4
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات	12.3	4.6	-7.1
مالیات اور بیمہ	3.6	5.0	0.8
ہاؤسنگ کی خدمات	7.0	4.0	4.0
عمومی سرکاری خدمات	8.6	5.2	3.9
دیگر نجی خدمات	11.8	5.8	5.4
خدمات	**61.4**	**3.8**	**-0.6**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

2.4 خدمات

م س 20ء کے دوران خدمات کے شعبے میں سکڑاؤ آنے کی توقع ہے جو پاکستان کی اقتصادی تاریخ میں غیر معمولی بات ہے۔ پیش گوئی کے مطابق یہ سکڑاؤ تھوک کاروبار اور خردہ فروشی اور ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے زمروں میں نمایاں کمی کی بنا پر آئے گا (**جدول 2.4**)۔

یہ بات واضح ہے کہ لاک ڈاؤن کے نفاذ سے مالی سال کے بقیہ عرصے کے دوران شعبہ خدمات پر منفی اثرات پڑیں گے۔ شاپنگ مال، ریستورانوں اور دیگر تجارتی مراکز کی بندش کے علاوہ سماجی دوری کے انتظامات اور عوامی اجتماعات پر پابندیوں سے لوگوں کی بہت بڑی تعداد گھروں تک محدود ہوگئی۔ درآمدات میں کمی اور بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سکڑاؤ سے بھی منسلک خدمات پر متواتر اثرات پڑے۔ اس کے نتیجے میں لاک ڈاؤن کے فوراً بعد تھوک فروشی اور خردہ تجارت کی سرگرمیاں پست ترین سطح تک گر گئیں اور جب پابندیاں رفتہ رفتہ نرم کی گئیں تو ان میں بتدریج معمولی اضافہ ہوا (**شکل 2.7**)۔

اسی طرح پروازوں، ریلویز، اور پبلک ٹرانسپورٹ کی تقریباً چار سے چھ ہفتے تک مکمل معطلی کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ کے شعبے میں تیزی سے سکڑاؤ آیا۔ ایندھن سے ہٹ کر دیگر اخراجات کے بڑھنے سے پی آئی اے، دیگر ملکی فضائی کمپنیوں اور پاکستان ریلویز کو بھاری مالی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد ازاں، نقل و حمل کی سرگرمیاں بتدریج بحال ہوئیں چنانچہ 20 مئی 20ء سے محدود تعداد میں ملکی

[5] براہ کرم مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے http://www.sbp.org.pk/corona.asp

پروازیں اور تیس ٹرینیں چلنا شروع ہوئیں۔ اس تعطل کے علاوہ تجارتی گاڑیوں کی فروخت میں کمی سے بھی ٹرانسپورٹ کے شعبے پر خاصا اثر پڑا۔

شکل 2.7: نقل و حرکت میں تبدیلیاں، فیصد تبدیلی، بمقابلہ بیس لائن*

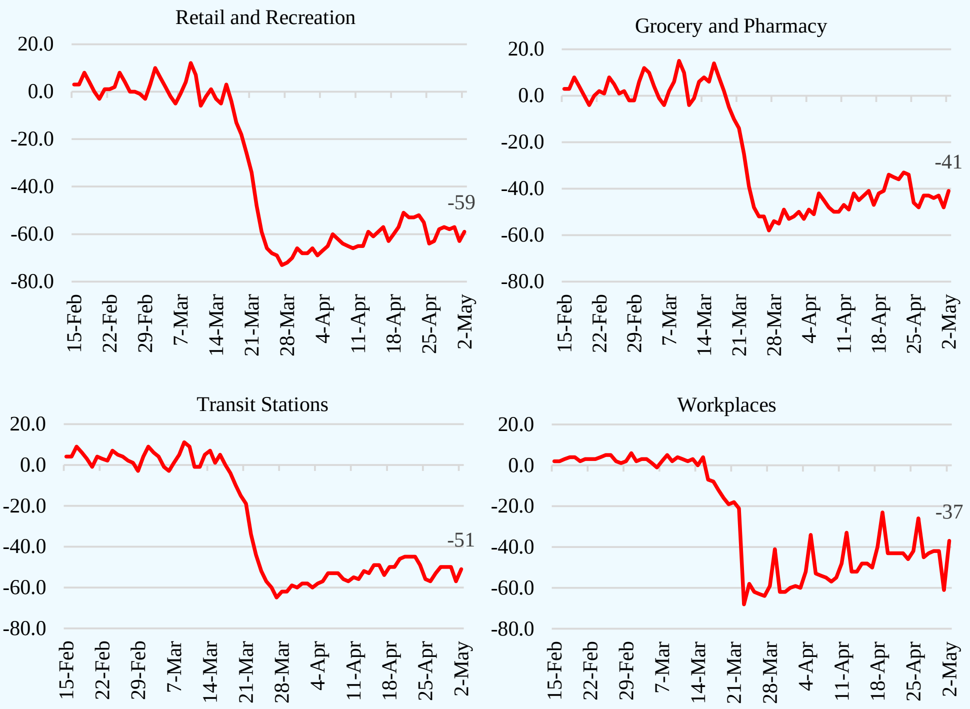

* The baseline is the median value, for the corresponding day of the week, during the 5 week period Jan 3–Feb

Data source: Google COVID-19 Community Mobility Report - May 2, 2020

تاہم تعلیمی اداروں کی بندش اور متعدد اداروں کی جانب سے "گھر سے کام" کے انتظامات اپنائے جانے کے بعد ٹیلی مواصلات کے زمرے میں انٹرنیٹ کے استعمال میں اضافہ دیکھا گیا۔ لاک ڈاؤن کے نفاذ کے صرف ایک ہفتے بعد انٹرنیٹ کے استعمال میں 15 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔[6] اس کا سبب ای لرننگ اور ورچوئل میٹنگ پلیٹ فارمز کا استعمال بڑھنا تھا۔

[6] ماخذ: پاکستان ٹیلی مواصلات اتھارٹی کا پریس ریلیز بتاریخ 26 مارچ 2020ء۔

شکل 2.8: کمپیوٹر خدمات میں پاکستان کی برآمدات

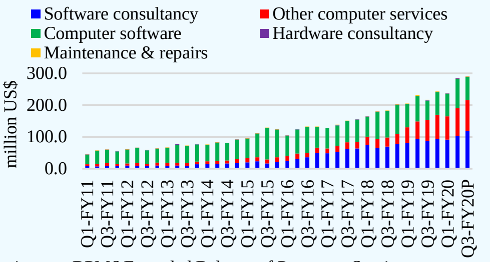

* as per BPM6 Extended Balance of Payments Services Classification (EBOPS 2010).

اس کے ساتھ ساتھ کورونا کی وبا سے پیدا ہونے والا تعطل دیگر نجی خدمات کے معاملے میں نسبتاً پست تھا۔ خاص طور پر آئی سی ٹی کی برآمدات جن کا احاطہ جی ڈی پی کے دیگر نجی خدمات کے زمرے میں کیا جاتا ہے، لاک ڈاؤن سے کم متاثر ہوئیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ کمپیوٹر خدمات کی سرکاری برآمدات م س 20ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سہ ماہی بنیاد پر اب تک کی بلند ترین سطح 289 ملین ڈالر تک جا پہنچیں (**شکل 2.8**)۔ ان برآمدات میں سے بیشتر سافٹ ویئر کنسلٹنسی خدمات (41 فیصد) اور کمپیوٹر سافٹ ویئر (25 فیصد) پر مشتمل تھیں، اپنی نوعیت کے لحاظ سے یہ خدمات "گھر سے کام" کے انتظامات کے تحت کم متاثر ہوتا تھیں جبکہ ان کے مقابلے میں روایتی خدمات ڈجیٹل سہولت نہیں رکھتیں۔

سرکاری خدمات کی اضافی فراہمی نے بھی مثبت کردار ادا کیا اور معیشت کو سہارا دیا۔ مثلاً براہِ راست نقد ادائیگی اور راشن کے سامان کی تقسیم کے علاوہ بعض صوبوں نے طبّی عملے کی تنخواہ دگنی کردی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی اضافی تعیناتی کی۔

جہاں تک مالیات اور بیمہ کا تعلق ہے تو جدولی بینکوں کو (جن کا اس زمرے میں غالب حصہ ہے) جولائی تا مارچ م س 20ء اور چوتھی سہ ماہی م س 20ء کے دوران متضاد تجربات ہوئے۔ ابتدا میں جب شرحِ سود بلند تھی تو بینکوں کی نفع یابی گذشتہ برس کے مقابلے میں اوسطاً زیادہ تھی، یعنی جولائی تا مارچ م س 20ء کے دوران بینکوں کو بعد از ٹیکس 134.3 ارب روپے منافع ہوا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 111.6 ارب روپے تھا۔

تاہم چوتھی سہ ماہی م س 20ء کے دوران لاک ڈاؤن اور کورونا وائرس سے پیدا ہونے والی بے یقینی کے سبب یہ فائدے بڑی حد تک کم ہوگئے۔ مارچ 2020ء میں کیے گئے اسٹیٹ بینک نے یہ جاننے کے لیے کہ مالی ادارے فوری طور پر کن خطرات کا تصور رکھتے ہیں ایک سروے کیا جس میں جواب دہندگان نے رائے دی کہ طویل لاک ڈاؤن سے ان کی نفع یابی پر کچھ اثرات پڑیں گے تاہم ان کی نظر میں زیادہ بڑا نقصان کچھ عرصہ بعد م س 21ء کی پہلی ششماہی میں متوقع تھا۔[7] جواب دہندگان کی رائے میں وبا سے ممکنہ طور پر سب سے زیادہ متاثر ہونے والے شعبوں میں ترتیب وار برقی آلات، ٹیکسٹائل، اور 'سفر، ٹرانسپورٹ اور سیاحت' شامل تھے، جبکہ وہ تجارت کو نسبتاً کم

[7] تفصیلات کے لیے دیکھیے بینک دولت پاکستان کا مالی استحکام کا جائزہ 2019ء۔

متاثر سمجھ رہے تھے۔ اب اِن آرا کا جائزہ لیا جائے تو اُس وقت لاک ڈاؤن کے دورانیے اور دائرہ کار کے بارے میں غالباً محدود معلومات دستیاب ہونے کی بنا پر جواب دہندگان نے تجارتی شعبے کی زد پذیری، اور بینکوں کی نفع یابی پر اس کے اثرات کا کم اندازہ لگایا۔

صورتِ حال کے واضح ہونے کے بعد، تخمینہ ہے کہ مالیات اور بیمہ زمرے میں پورے مالی سال کے دوران محض فیصد نمو ہوگی جو گذشتہ سال سے اور م س 20ء کے اپنے سالانہ ہدف سے خاصی کم ہے (**جدول 2.4**)۔ اگر اسٹیٹ بینک نے وبا کے پیشِ نظر بینکوں کو سہارا دینے کی غرض سے متعدد اقدامات نہ کیے ہوتے تو اب صورتِ حال بدتر ہوتی۔ ان اقدامات میں نقدی پر مبنی روایتی لین دین کو ڈجیٹل ذرائع کی طرف منتقل کرنے کے لیے تیار کی گئی ترغیبات اور چیک کی کلیرنس آسان اور زیادہ محفوظ بنانے کے طریقے شامل ہیں (**جدول 2.5**)۔

جدول 2.5 : کورونا وائرس پر قابو پانے کے سلسلے میں اور بینکاری خدمات سہل بنانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک کے چند اقدامات*

ہدف	سرکلر /پریس ریلیز	مجوزہ اقدامات کا خلاصہ
ملازمین کا بہتر تحفظ اور صحت، صارفین کا نقدی کے ساتھ کم از کم رابطہ، خدمات کا تسلسل	بی پی آرڈی سرکلر لیٹر نمبر 6 برائے 2020ء بتاریخ 16 مارچ 2020ء	بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو ہدایت 1: عملے اور صارفین کو کورونا وائرس سے آگاہ کریں، 2: عالمی ادارہ صحت اور حکومت کی جاری کردہ ہدایات پر عمل درآمد کریں، 3: ڈلیوری کے متبادل طریقے استعمال کرنے کی صارفین کو ترغیب دیں،
بینک برانچوں یا اے ٹی ایم تک جانے کی ضرورت کم ہو، اور ادائیگی کے ڈجیٹل طریقوں کے استعمال کو فروغ دینا	ای آرڈی پریس ریلیز بتاریخ 18 مارچ 2020ء پی ایس ڈی سرکلر نمبر 2 برائے 2020ء	1: اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایت کی کہ آن لائن بینکاری ذرائع سے رقوم کی منتقلی پر تمام چارجز ختم کیے جائیں 2: بینکوں کو ہدایت کی گئی کہ احتیاطی / حفاظتی اقدامات یقینی بنا کر آن لائن بینکاری کے استعمال میں صارفین کو سہولت دیں 3: مالی صنعت کو ہدایت کی گئی کہ انٹرنیٹ بینکاری / موبائل آلات کے ذریعے تعلیمی فیس اور قرضوں کی ادائیگی میں سہولت دے
ڈجیٹل بینکاری اور ڈلیوری کے متبادی طریقوں کے استعمال کو فروغ دینا، صارفین کے مسائل کا بروقت حل، آلودہ نوٹوں کو گردش سے نکالنا	ای آرڈی پریس ریلیز بتاریخ 23 مارچ 2020ء بی پی آرڈی سرکلر لیٹر نمبر 8 برائے 2020ء ایف ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2020ء	1: اے ٹی ایم کی مسلسل دستیابی یقینی بنائی جائے گی 2: اسپتالوں اور کلینکوں سے وصول شدہ نقدی کو صاف، جراثیم سے پاک، مہر بند اور قرنطینہ کرنے کے لیے بینکوں کو تفصیلی ہدایات 3: بینکاری خدمات کی فراہمی کے لیے درکار تمام لازمی وظائف اور سسٹمز دستیاب رکھے جائیں 4: بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنی حدود میں صرف لازمی عملہ طلب کریں اور باقی کے لیے گھر پر رہ کر کام کرنے کے انتظامات کریں
کورونا کے بایو میٹرک تصدیق اور جسمانی واسطے کے ذریعے پھیلاؤ کا خطرہ کم سے کم کرنا	بی پی آرڈی سرکلر لیٹر نمبر 10 برائے 2020ء	مجاز مالی اداروں کو ہدایت کی گئی کہ برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس کے ضمن میں منجملہ دیگر امور کے، بایو میٹرک تصدیق، کیش نکلوانے اور جمع کرانے کی ماہانہ حد، اور لین دین کی یومیہ حد سے متعلق اقدامات کریں
دکانداروں کو ڈجیٹل طریقے سے ساتھ ملانے کے لیے ضوابط	بی پی آرڈی سرکلر لیٹر نمبر 11 برائے 2020ء	جن دکانداروں کے اکاؤنٹس کی بایو میٹرک تصدیق نہیں ہوئی ان کے لیے لین دین کی حد اور ان کے اکاؤنٹ کی زیادہ سے زیادہ رقم کی حد 30 ستمبر 2020ء تک بڑھا دی گئی

کاغذی کلیئرنگ آپریشنز سے متعلق سہولت سے کورونا پر قابو پانے میں مدد	پی ایس ڈی سرکلر نمبر 4 برائے 2020ء	بینکوں / مائکروفنانس بینکوں کو مجملہ دیگر کے درج ذیل کی اجازت دی گئی: 1: براہ راست چیک جمع کرانے کی سہولت، 2: گھر سے چیک وصول کرنے کی سہولت، 3: ڈراپ باکس سے چیک وصولی کی سہولت
کوروناوائرس کی آڑ میں صارفین سے ذاتی معلومات طلب کرنے والے دھوکہ بازوں سے عوام کو ہوشیار کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی ہیلپ لائن	ای آر ڈی پریس ریلیز بتاریخ 6 اپریل 2020ء	1: شکایت کنندگان کو بینکوں سے مناسب جواب نہ ملے تو وہ اسٹیٹ بینک کی ہیلپ لائن سے رجوع کرسکتے ہیں، 2: جن بینک ملازمین / صارفین کو پھر بھی تشویش لاحق رہے وہ اسٹیٹ بینک کو بذریعہ ای میل مطلع کرسکتے ہیں، 3: عوام الناس کو دھوکہ بازوں سے ہوشیار رہنے کی پھر ہدایت کی گئی
	پی ایس ڈی سرکلر لیٹر نمبر 2 برائے 2020ء	تمام جاری کنندہ اور وصول کنندہ بینک کوئی سروس فیس (بشمول انٹرچینج ری امبرسمنٹ فیس، مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ، مرچنٹ آئی ڈی فیس)، یا کوئی اور فیس جو ریلیف فنڈ میں جمع کرائی گئی کسی رقم پر عائد ہوتے ہوں، چارج نہیں کریں گے
جراثیم سے پاک نقدی کی بلاتعطل فراہمی	ایف ڈی سرکلر لیٹر نمبر 5 برائے 2020ء	بینکوں کو چودہ دن قرنطینہ مکمل کرنے والی گئی نقدی کے استعمال کی اجازت دی گئی

*مکمل تفصیل کے لیے براہِ کرم سرکلر ملاحظہ کیجیے۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک